© rasailojaraid.com

اوصاف و کمالات پیدا نہیں ہوتے ان کی مشکلات کا کوئی حل پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور دنیا بھر کے سارے کام ہو رہے ہیں اور نہیں ہو رہا ہے تو ایک یہی۔

مصر کے مشہور اخبار الاھرام سے بواسطہ مجلہ الحج مکہ معظمہ یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ مصر میں عربی انسائیکلوپیڈیا کا کام اب تکمیل کی آخری منزلوں سے گذر رہا ہے۔ اس انسائیکلوپیڈیا کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہوگا کہ اسکی ترتیب و تدوین میں ساڑھے چار سو علماء و فضلاء نے حصہ لیا ہے جو ممالک عرب کے مختلف علمی اداروں اور یونیورسٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں اور جو اپنے اپنے فن کے مسلمہ استاذ اور ماہر ہیں۔ اندازہ ہے کہ اس انسائیکلوپیڈیا کی ترتیب و تدوین اور اس کی اشاعت پر دس لاکھ پونڈ خرچ ہوں گے۔ موجودہ شکل و صورت میں انسائیکلوپیڈیا لکھنے کا کام اب دو سو برس پہلے شروع ہوا۔ سب سے پہلے فرانسیسی انسائیکلوپیڈیا لکھی گئی اس کے بعد آج کل کی مشہور و معروف انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا تصنیف ہوئی جس کو اب ڈیڑھ سو برس کی مدت ہوتی ہے۔ اس کا گھر گھر چرچا ہے اور اس وقت تک سب سے بڑی اور ضخیم یہی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ جہاں تک عربی زبان کا تعلق ہے اس میں سب سے پہلے سلیم البستانی نے انیسویں صدی کے اواخر میں انسائیکلوپیڈیا مرتب کرنی شروع کی۔ لیکن اس کا کام گیارہ جلدوں سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ اس کے بعد بیسویں صدی کے شروع میں علامہ فرید وجدی نے دس ضخیم جلدوں میں اپنی دائرۃ المعارف شائع کی۔ ان کے علاوہ کم و بیش پچیس برس ہوتے ہیں کہ یورپ سے خاص اسلام سے متعلق ایک انسائیکلوپیڈیا شائع ہوئی جسکی ترتیب و تدوین میں فرانس، ہولینڈ، انگلستان اور جرمنی کے مستشرقین نے حصہ لیا تھا۔ اور اب یہی انسائیکلوپیڈیا جدید ترتیب اور مزید اضافوں کے ساتھ از سر نو قسط وار چھپ رہی ہے۔ چنانچہ جلد اوّل کے جو دو حصے اب تک شائع ہو چکے ہیں اگرچہ اس میں شبہ نہیں کہ یہ اسلامی انسائیکلوپیڈیا اسلامی ثقافت سے متعلق علمی معلومات کا ایک بحرِ بے پایاں ہے۔ تاہم اپنی داستان اور خود اپنی زبان میں جو بات ہو وہ سرِّ دلبراں بزبانِ دیگراں میں بھلا کہاں!؟ اس لئے سخت ضرورت تھی کہ مسلمان خود ایک انسائیکلوپیڈیا لکھیں اس کام کے لئے مصر سے بہتر کوئی دوسری جگہ نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لئے امید قوی ہے کہ دنیا کے علمی حلقوں میں اس اہم کارنامہ کا خاطر خواہ خیر مقدم کیا جائے گا اور اس کے ذریعہ ایک بڑی اہم ضرورت کی تکمیل ہو سکے گی۔

مجلس علمی ڈابھیل جو تقسیم کے بعد سے کراچی میں منتقل ہو گئی ہے دراصل قائم ہی ہوئی تھی حضرت الاستاذ

© rasailojaraid.com